جلد ۲۹ | ۲۴ ماہ ظہور ۱۳۲۰ ہش | ۳۰ ماہ رجب ۱۳۶۰ھ | ۲۴ ماہ اگست ۱۹۴۱ء | نمبر ۱۹۳

روزنامہ الفضل قادیان ــــــــــــ ۳۰ ماہ رجب ۱۳۶۰ھ

گلشنِ اسلام کے مالی کے لئے پکار

اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا ہے۔ کہ آخری زمانہ میں جب مفاسد اپنے کمال کو پہونچ جائیں گے۔ اور دُنیا فتنہ و فساد سے بھر جائے گی۔ اصلاح خلق کے لئے پھر بروزی رنگ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو مبعوث کیا جائے گا۔ اور اس بروز کے ذریعہ بڑے بڑے نشانات دکھا کر اسلام کی عظمت کو دوبارہ دُنیا میں قائم کیا جائے گا۔ چنانچہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے وآخرین منھم لما یلحقوا بھم یعنی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم گو ایک بار اولین میں مبعوث ہو چکے ہیں۔ مگر آپ بروزی رنگ میں ایک بار پھر آخرین میں ظاہر ہونگے۔ اور اللہ تعالےٰ کی صفت عزیز اور حکیم کی تجلی دکھا کر اسلامی تعلیم کی حکمتیں لوگوں پر روشن فرمائیں گے۔ اور ادیانِ باطلہ پر اسلام کو غالب کر کے دکھا دیں گے۔

قرآن کریم میں تو یہ بشارت موجود ہے مگر بدقسمتی سے عام طور پر مسلمان یہ عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ اب کوئی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے غلاموں میں سے آپ کا بروز بن کر بھی نبوت کے مرتبہ پر فائز نہیں ہو سکتا۔ خواہ دُنیا اصلاح کی کتنی ہی محتاج کیوں نہ ہو۔ کہنے کو تو مسلمان یہ کہتے ہیں۔ لیکن جب دُنیا کی حالت کو دیکھتے ہیں۔ اور روحانیت کو بالکل مفقود پاتے ہیں۔ تو پکار اُٹھتے ہیں۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا پھر دُنیا میں ظہور ہو اس قسم کی تازہ پکار حسب ذیل ہے:۔

اخبار "شہباز" (۲۲ اگست) میں ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔

"اے گلشن اسلام کے مالی آ۔ اور دیکھ کہ تیرے لگائے ہوئے پودے خشک ہو رہے ہیں۔ انہیں ایک بار پھر تیری ضرورت ہے۔ آ اور ان کی آبیاری کر کے دُنیائے اسلام کو ایک بار پھر گلکدہ بنا دے۔ کفر و الحاد کی گھٹاؤں نے دُنیا کو تاریک بنا رکھا ہے۔ آ اور اپنے حسن جہان تاب کی ضیا پاشیوں سے اُسے ایک بار پھر بقعۂ نور بنا دے۔ اے ناخدائے کشتی اسلام آ۔ اور دیکھ کہ مسلم کا جہاز تمدن کے بحرِ بے پایاں میں غوطے کھا رہا ہے آ اور اسے ساحلِ مراد تک پہونچا دے اسلام کی کھیتی خشک ہو رہی ہے۔ آ۔ اور رحمت کا بادل بن کر ایک بار پھر اسے سرسبز و شاداب بنا دے۔ اے رہبر کامل تیری امت تیرے بتائے ہوئے رستہ کو یاد نہ رکھنے کی وجہ سے اب گم کردہ راہ ہے، خدارا رحم فرما۔ اور ایک بار پھر اسے منزل مقصود کا رستہ دکھا دے۔ اے کاروانِ حیات کے حدی خواں تیرے جانشین وہ پہلے سے سریلے گیت بھول چکے ہیں۔ اور نہ تیرے نغماتِ شیریں کی تقلید کر سکتے ہیں۔ اس لئے اہل محفل دوسرے بیہودہ مشاغل کی طرف رجوع کر رہے ہیں آ اور اپنے ساز پر نغمۂ وحدت چھیڑ۔ اور اپنی خوش الحانیوں سے سامعین کو ایک بار پھر مسحور بنا دے"۔

اس پکار کا ایک ایک لفظ بتا رہا ہے کہ عقل و فکر سے کام لینے والا ہر مسلمان اس بات کی ضرورت محسوس کر رہا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کا نبی دُنیا میں مبعوث ہو ایسا نبی جس کے آنے کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا آنا قرار دیا جا سکتا ہو۔ اور وہ وہی ہو سکتا ہے۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا بروز ہو۔ کیونکہ یہ تو ظاہر ہی ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اپنے جسد عنصری کے ساتھ دوبارہ دُنیا میں نہیں آ سکتے۔ ایسی حالت میں کوئی ایسا ہی انسان نبوت کے جامہ میں مبعوث ہو سکتا ہے۔ جس نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں مقام نبوت حاصل کیا ہو۔ اور جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہ اعلان کرے۔ کہ ؎

اس نور پر فدا ہوں اس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

پس مسلمانوں کو خوش ہو جانا چاہئے۔ کہ خدا تعالےٰ نے ان کی پکار سننا قبول کر چکا ہے اور حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا بروز بنا کر مبعوث فرما چکا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

"میں باوجود نبی اور رسول کے لفظ کے ساتھ پکارے جانے کے خدا کی طرف سے اطلاع دیا گیا ہوں۔ کہ یہ تمام فیوض بلاواسطہ میرے پر نہیں ہیں۔ بلکہ آسمان پر ایک پاک وجود ہے جس کا روحانی افاضہ میرے شاملِ حال ہے۔ یعنی محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم اس واسطہ کو ملحوظ رکھ کر اور اس میں ہو کر اور اس کے نام محمد اور احمد سے مسمّٰی ہو کر میں رسول بھی ہوں اور نبی بھی ہوں۔ یعنی بھیجا گیا بھی۔ اور خدا سے غیب کی خبریں پانے والا بھی"۔

پھر فرماتے ہیں:۔ "میں بموجب آیت وآخرین منھم لما یلحقوا بھم بروزی طور پر وہی نبی خاتم الانبیاء ہوں"۔ "میں بروزی طور پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہوں۔ اور بروزی رنگ میں تمام کمالات محمدی مع نبوت محمدیہ کے میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں"۔ (ایک غلطی کا ازالہ)

وہ لوگ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو پکار پکار کر اپنی حالت زار سنا رہے ہیں اور بے تاب ہو کر گلستان

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۲ ظہور ۱۳۲۰ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ساڑھے نو بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت زکام اور کھانسی کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا کریں ؛

آج خطبہ جمعہ حضور نے پڑھا۔ جس میں حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی کی افسوسناک وفات پر اظہار خیال فرماتے ہوئے منشی صاحب موصوف۔ حضرت منشی روڑے خانصاحب رضی اللہ عنہ حضرت مولوی عبد اللہ صاحب سنوری رضی اللہ عنہ۔ حضرت منشی محمد خان صاحب کپورتھلوی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدیمی صحابہ کے اخلاص کا ذکر فرمایا۔ اور جماعت کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی تلقین کی۔ نماز جمعہ کے بعد حضور نے تمام حاضرین سمیت حضرت منشی ظفر احمد صاحب کا جنازہ پڑھا۔ بیرونی جماعتوں کو بھی حضرت مرحوم کا جنازہ پڑھنا چاہیئے ؛

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خاندان حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں خیر و عافیت ہے ؛

آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب آج پونے دس بجے صبح کی گاڑی سے تشریف لائے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات سے مشرف ہوئے۔ اور نماز جمعہ ادا کرنے کے بعد ساڑھے چھ بجے شام کی گاڑی سے واپس تشریف لے گئے۔

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے مولوی محمد یار صاحب عارف کو قصور بسلسلہ تبلیغ بھیجا گیا ہے ؛

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پانچہزاری فوج کے سپاہیو! یکم ستمبر چھ بجے شام تک تحریک جدید سال ہفتم کا چندہ مرکز میں داخل کرنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل حضور کی دعا اور حضور کی خوشنودی کا باعث ہے ؛ فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

اخبار نور بندہ روزہ کے لئے خواہشمند سکھ احباب سے خطاب

احباب جماعت کے زیر تبلیغ سنجیدہ سکھ اصحاب میں سے جو اس بات کے خواہشمند ہوں۔ کہ ان کے نام اخبار نور کچھ عرصہ کے لئے مفت جاری کر دیا جائے۔ احباب ان کے اسماء اور مکمل پتوں کے متعلق بہت جلد دفتر تحریک جدید کو مطلع فرمائیں۔ اگر اس اعلان کو سکھ اصحاب میں سے کوئی ملاحظہ فرمائیں۔ اور وہ اخبار نور پڑھنے کی خواہش رکھتے ہوں۔ تو وہ براہ راست دفتر تحریک جدید قادیان کو مطلع فرمائیں ؛ (انچارج تحریک جدید قادیان)

نوجوان مجاہدین کا پہاڑی سفر

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے ماتحت حضور کے چار صاحبزادگان اور چودہ مجاہدین کا ایک گروپ ۶ اگست کو قادیان سے روانہ ہوا امیر قافلہ مولوی غلام احمد صاحب بدوملہوی تھے۔ ۷ اگست کو پٹھانکوٹ سے روانہ ہو کر اس قافلہ نے ۱۱۲ میل کا سفر کیا۔ ۹ اگست تک اس مقام پر جا پہنچے جہاں ڈلہوزی اور پٹھانکوٹ کی لاریوں کا کراس ہوتا ہے۔ اور سڑک پر ٹریفک یکطرفہ ہے۔ اور دن کے وقت گھوڑے یا خچر کا چلانا ممنوع ہے۔ اس لئے آگے رات کو سفر کیا گیا۔ تاکہ سامان والے گھوڑے بھی ساتھ سفر کر سکیں۔ اس قافلہ کا سامان چار گھوڑوں پر بار تھا اور تھوڑا تھوڑا سامان ہر مسافر کے پاس بھی تھا۔ یہ مختصر سے حالات اس لئے درج کئے ہیں۔ کہ دوسرے نوجوان بھی اس قسم کے مشقت طلب سفر کرنے کے پروگرام بنائیں۔ اور ان پر عمل کریں۔ (انچارج تحریک جدید)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

خدا تعالیٰ سے سچا تعلق رکھنے والے کبھی ضائع نہیں ہو سکتے

"لوگ نمازوں میں دنیا کے رونے روتے رہتے ہیں۔ اور جو اصل مقصود نماز کا قرب الی اللہ اور ایمان کا سلامت لے جانا ہے۔ اس کی فکر ہی نہیں۔ حالانکہ ایمان سلامت لے جانا بہت بڑا معاملہ ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب انسان اس واسطے روتا ہے کہ مجھ کو با ایمان اللہ تعالیٰ دُنیا سے لے جائے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے اوپر دوزخ کی آگ حرام کرتا ہے۔ اور بہشت ان کو ملے گا جو اللہ تعالیٰ کے حضور میں حصول ایمان کے لئے روتے ہیں۔ مگر یہ لوگ جب روتے ہیں تو دنیا کے لئے روتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ ان کو بھلا دیگا۔ ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فاذکرونی اذکرکم۔ تم مجھ کو یاد رکھو میں تم کو یاد رکھوں گا۔ یعنی آرام اور خوشحالی کے وقت تم مجھ کو یاد رکھو۔ اور میرا قرب حاصل کرو۔ تاکہ مصیبت میں تم کو یاد رکھوں۔ یہ ضرور یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ مصیبت کا شریک کوئی نہیں ہو سکتا۔ اگر انسان اپنے ایمان کو صاف کر کے اور دروازہ بند کر کے روئے بشرطیکہ پہلے ایمان صاف ہو۔ تو وہ ہرگز بے نصیب اور نامراد نہ ہوگا۔ حضرت داؤد فرماتے ہیں کہ میں بڈھا ہو گیا۔ مگر میں نے کبھی نہیں دیکھا۔ کہ جو شخص صالح ہو اور با ایمان ہو پھر اس کو دشواری پیش ہو۔ اور اس کی اولاد بے رزق ہو"

(البدر جلد ۲ نمبر ۲۸-۲۹ مورخہ ۳۱ جولائی و ۷ اگست ۱۹۰۳ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذرہ نوازی اور حضرت منشی ظفر احمد صاحب رضی اللہ عنہ

"ہم اور آپ کوئی دو ہیں"

اس سال جون کے آخر میں جب میں اپنے بیٹے محمود احمد کو کپورتھلہ کالج میں داخل کرانے گیا۔ تو حضرت منشی ظفر احمد صاحب رضی اللہ عنہ سے بھی ملا۔ دوران گفتگو میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ اپنے تعلق کا ایک واقعہ سنایا۔ فرمانے لگے ایک دفعہ میں قادیان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خطوط کے جوابات دینے پر مامور تھا۔ حضور ہر روز کی ڈاک مجھے دے دیتے۔ میں خود ہی ان خطوط کو پڑھتا۔ اور خلاصہ حضور کو سنا دیتا۔ حضور جو جواب لکھواتے۔ میں وہ لکھ کر بھیج دیتا۔ ایک دن ڈاک میں ایک خط آیا۔ جس پر لکھا ہؤا تھا کہ اس خط کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سوائے کوئی نہ کھولے۔ میں نے وہ خط حضور کے سامنے رکھ دیا۔ حضور نے فرمایا منشی صاحب کیا ہے۔ میں نے عرض کیا حضرت اس خط پر لکھا ہوا ہے کہ سوائے حضور کے اس کو کوئی نہ کھولے۔ اس لئے حضور ہی اس کو کھول کر پڑھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خط مجھے واپس دیتے ہوئے فرمایا۔ منشی صاحب آپ ہی اس کو پڑھیں۔ "ہم اور آپ کوئی دو ہیں"۔

اتنا واقعہ بیان فرما کر حضرت منشی صاحب رونے لگ گئے۔ اور روتے روتے فرمایا کہاں خدا کا پیارا مسیح اور کہاں یہ گنہگار اور نوازش یہ کہ مجھے فرمایا "ہم اور آپ کوئی دو ہیں"۔

مے خانہ احمدیت کے یہ پرانے بادہ کش ایک ایک کر کے اٹھتے جا رہے ہیں۔ اور اس مے خانہ کا موجودہ ساقی ہر مے خوار کی وفات پر دل پکڑ کر رہ جاتا ہے۔ اور درد اور محبت سے بھرے الفاظ میں ان کا ذکر کر کے اپنے اور اپنے وابستگان دامن کے دلوں کو تسلی دے لیتا ہے ؎

جو بادہ کش تھے پرانے وہ اٹھتے جاتے ہیں
کہیں سے آب بقائے دوام لا ساقی

[illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

214

خطبۂ جمعہ ——— از حضرت مولوی شیر علی صاحب

کامیابی کے لئے اپنے امام کی کامل اطاعت ضروری ہے

مورخہ ۱۵ ظہور ۱۳۲۰ ہش مطابق ۱۵ اگست ۱۹۴۱ء

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔ مومن کا کام ہے۔ کہ وہ اردگرد کے حالات سے سبق حاصل کرتا ہے۔ آج کل دُنیا میں ایک

نہایت ہی خطرناک جنگ

شروع ہے۔ وُہ جنگ صرف خشکی پر نہیں بلکہ وُہ تین میدانوں پر لڑی جا رہی ہے ایک میدان اس کا سمندر ہے۔ دُوسرا خشکی ہے۔ اور تیسرا ہوا ہے۔ ان تین میدانوں میں یہ جنگ جاری ہے اس جنگ میں جس امر کی طرف میں اپنے بھائیوں کی توجہ کو پھیرنا چاہتا ہُوں۔ وُہ وُہ حصہ ہے۔ جو جرمن پورا کر رہے ہیں۔ ان کی مثال سے ہم سب کو ایک سبق حاصل کرنا چاہیئے۔

ہم دیکھتے ہیں۔ کہ ان تین میدانوں میں سے خشکی کے میدان میں جرمنی کو حیرت انگیز کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ اس وقت تک جس ملک کی طرف جرمن قوم نے توجہ کی ہے۔ اسے اپنے قبضہ میں کر لیا ہے۔ اگر کوئی استثنا رہے تو وُہ صرف انگلستان کا ہے۔ جرمن قوم کے پروگرام میں دراصل انگلستان کا فتح کرنا تھا۔ اور جو لوگ حالات سے واقف ہیں۔ وُہ اس بات کو تسلیم کرتے ہیں۔ کہ جب فرانس نے ہتھیار ڈال دیئے اس وقت اگر جرمن آگے بڑھتے اور انگلستان پر حملہ کرتے۔ تو اغلب یہی تھا۔ کہ وُہ اُسے فتح کر لیتے۔ مگر

خدا کی مشیّت

نے جرمنوں کو ایسا کرنے سے روک دیا۔ غرض یہی ایک استثنا رہا ہے۔ باقی جس طرف بھی اب تک جرمن قوم نے رُخ کیا ہے۔ انہیں کامیابی ہوتی چلی گئی ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ کہ یہ استثنا بھی دراصل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دُعاؤں کی برکت سے ہے۔ زمین و آسمان کا ذرہ ذرہ خدا تعالیٰ کے تصرف میں ہے۔ وُہ چاہے تو فرشتوں کو بھیج کر ان کے ذریعہ دشمن کے آگے دیوار کھڑی کر سکتا ہے۔ پس یہ خاص خدا تعالیٰ کے فضل اور اس کی نصرت کے ماتحت ہُوا ہے اور امید ہے کہ اللہ تعالیٰ آئندہ بھی

انگلستان کی حفاظت

کرے گا۔ گو ابھی یہ بہتر جانتا ہے۔ کہ انجام کیا ہوگا۔ اور کون فتح پائے گا۔ کیونکہ ہمارے علم محدُود ہیں۔ مگر ہم خدا تعالیٰ کے فضل سے امید کرتے ہیں۔ کہ انجام کار انگلستان فتح حاصل کرے گا۔ اور اس کے لئے خدا تعالیٰ سے دُعا بھی کرتے ہیں۔ کہ وُہ انگریزوں کی مدد کرے۔ اور ان کو کامیابی عطا کرے۔

جرمن قوم کو اس وقت تک جو کامیابی ہُوئی ہے۔ اس کے اسباب پر ہمیں غور کرنا چاہیئے۔ اور دیکھنا چاہیئے۔ کہ

وُہ کیا ذرائع ہیں

جن کی وجہ سے جرمن قوم کو خشکی کے میدان میں کامیابی حاصل ہو رہی ہے۔ مگر ہمیں کیا ضرورت پیش آئی ہے۔ کہ ہم کسی قوم کی کامیابی کے اسباب اور ذرائع پر غور کریں۔ ایک تاجر جو اپنی دوکان میں بیٹھا تجارت کر رہا ہے۔ یا ایک کسان جو اپنے کھیت میں ہل چلاتا ہے۔ اسے ہرگز کوئی ضرورت نہیں کہ وُہ اس بات پر غور کرے۔ کہ کیوں فلاں قوم کو کامیابی حاصل ہو رہی ہے پس ہمارے لئے جرمنوں کی کامیابی کے اسباب پر غور کرنا کیوں ضروری ہے؟ ہمارے لئے ایسا کرنا اس لئے ضروری ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے اپنے جرنیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دُنیا میں بھیجا ہے اور اس نے ایک فوج تیار کی ہے جس سے اس کا منشا اور مقصد یہ ہے۔ کہ وُہ تمام زمین کو اسلام کے لئے سیف و سنان سے نہیں تیر و تفنگ سے نہیں۔ بلکہ زبردست دلائل سے روحانی ہتھیاروں سے اور آسمانی نشانات سے محض خدا کے لئے فتح کرے۔ اور چونکہ دنیاوی اور مادی چیزوں کو روحانی چیزوں سے ایک مشابہت ہے۔ اس لئے ہمارے لئے مناسب ہے کہ ہم ان اسباب پر غور کریں۔ جن سے جرمنی کو اس وقت تک حیرت انگیز کامیابی اور فتوحات حاصل ہُوئی ہیں۔

سو جب ہم سرسری طور پر غور کرتے ہیں۔ تو ہمیں ان کی

کامیابی کی پہلی وجہ

یہ معلوم ہوتی ہے۔ کہ جنگ کے شروع کرنے سے پہلے جرمنی نے پوری تیاری کی اور جو جو سامان جنگ ضروری تھا۔ وُہ کثرت کے ساتھ مہیا کیا۔ پھر ہر قسم کے سامان ہی مہیا نہیں کئے۔ بلکہ اپنی قوم کو ان

ہتھیاروں کا استعمال کرنا

بھی سکھایا۔ کیونکہ اگر ہتھیاروں کو استعمال کرنے والا نہ ہو۔ تو ہتھیاروں سے کیا فائدہ؟ مثلاً ہوائی جہاز تو ہوں۔ مگر ہوائی جہاز کو چلانے والا کوئی نہ ہو۔ یا ہوائی جہاز سے اترنے کی چھتریاں تو تیار کر لی جائیں مگر ان چھتریوں کے ذریعہ اترنے کا ڈھنگ نہ آتا ہو۔ تو ان ہتھیاروں کا کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ پس جو شاندار اسلحہ تیار کئے جائیں وُہ بھی مفید ہو سکتے ہیں۔ جب ایسے زبردست ماہر بھی ہوں۔ جو ان کے چلانے والے ہوں۔ ان کو استعمال کر سکتے ہوں۔ پس اعلیٰ درجہ کے ہتھیاروں اور سامانوں کے علاوہ ضرورت ہوتی ہے۔ کہ ایسے بہادر بھی موجُود ہوں۔ جو ان سے کام لے سکیں اور ان کو استعمال کر سکیں۔ پس جن لوگوں کے ہاتھ میں جرمن قوم کی باگ ڈور تھی۔ انہوں نے سامانوں کے مہیا کرنے کے ساتھ ایسے لوگ بھی تیار کئے جو ان سامانوں سے کام لے سکیں۔ اور اس وجہ سے وُہ کامیاب ہو رہے ہیں۔ پھر

تیسری بات

یہ ہے کہ جرمن قوم کے لیڈروں نے اپنی قوم کے سارے افراد سے کام لیا۔ اور کوئی آدمی نہیں چھوڑا جس کے سپرد کوئی نہ کوئی کام نہ لگایا گیا ہو لیکن اگر سارے سامان بھی مہیا ہوں۔ اور کام بھی ان سامانوں سے لینے والے ہوں۔ مگر انتظام نہ ہو۔ تو سارا کام درہم برہم ہو جاتا ہے پس یہ بات بھی جرمن قوم میں نہایت نمایاں طور پر پائی جاتی ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ وُہ

نہایت عمدہ تنظیم سے کام

کر رہے ہیں۔ یہ ان کی کامیابی کا چوتھا ذریعہ ہے۔ پانچواں امر جو ان کی کامیابی کا سب سے بڑا ذریعہ ہے یہ ہے۔ کہ ان کا ایک لیڈر ہے اور ساری قوم اپنے اس لیڈر کی پورے طور پر اطاعت کرتی ہے۔ اور اس کے اشارہ پر ہر چیز قربانی کرنے کے لئے تیار ہے یہ ان کی

کامیابی کا سب سے بڑا ذریعہ

ہے جس کی اہمیت کو دُوسری قوموں نے بھی جو جرمنوں کے مقابل میں لڑ رہی ہیں محسوس کیا ہے۔ چنانچہ مسٹر چرچل وزیر اعظم برطانیہ نے پارلیمنٹ میں بعض اعتراضات کے جواب دیتے ہُوئے ایک تقریر میں کہا تھا۔ کہ میں بھی جنگ میں کودا ہُوا ہوں۔ اور ہٹلر بھی۔ مگر ہم دونوں میں فرق ہے ہٹلر جب کوئی کام کرتا ہے۔ تو اسے یہ فکر نہیں ہوتا۔ کہ مجھ سے باز پُرس ہوگی۔ اور مجھ پر اعتراضات ہوں گے۔ جن کا مجھے جواب دینا پڑے گا۔ مگر میں جب ایک طرف کوئی تجویز کرتا ہُوں۔ تو دُوسری طرف مجھے یہ فکر ہوتا ہے۔ کہ پیچھے سے میری پیٹھ پر کوئی ار نہ کر دے۔ کیونکہ میرے ہر فعل پر جرح کی جاتی ہے۔ اور اعتراضات ہوتے ہیں۔ اور مجھ سے جواب طلبی ہوتی ہے۔ جس کے لئے مجھے تیاری کر کے آنا پڑتا ہے۔ مگر ہٹلر کو ان میں سے کسی بات کا خدشہ نہیں ہوتا۔ وُہ اپنی ساری توجہ جنگ کی طرف رکھ سکتا ہے کیونکہ اسے پورا پورا اختیار حاصل ہے اور وُہ جو کہے۔ اس کی قوم اسے ماننے کے لئے سو فیصدی آمادہ ہوتی ہے۔ غرض یہ امر اس کی کامیابی کا ذریعہ بن رہا ہے۔

چھٹا امر جو جرمن قوم کی کامیابی کا راز ہے یہ ہے۔ کہ اس کی قوم میں

قربانی کا مادہ

ہے۔ اور وُہ لوگ بے دریغ قربانی کر رہے ہیں ان کو کسی امر کی پروا نہیں ہوتی۔ یہ چند موٹی موٹی باتیں ہیں جو جرمن قوم کی کامیابی کا راز ہیں یعنی اسلحہ تیار کرنا اور سامان جنگ کی فراہمی۔ ان اسلحہ کے استعمال کیلئے قوم کا مہارت حاصل کرنا تمام افراد قوم کا کسی نہ کسی رنگ میں اس جنگ میں [illegible] ایک ایسے لیڈر کا وجود [illegible] احکام کی تعمیل میں اس کی قوم ہمہ تن مصروف ہے اعلیٰ درجہ کی تنظیم اور قربانی کی روح۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اہتمام انتظام کے دو حصے ہوتے ہیں۔ ایک وہ جو لیڈر کے ساتھ تعلق رکھتا ہے اور دوسرا وہ جو قوم کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ اگر لیڈر قابل ہو بہترین دماغ رکھتا ہو اعلےٰ سے اعلےٰ تجاویز اور تدابیر سوچ سکتا ہو۔ مگر قوم اس کا ساتھ نہ دے۔ اور اس کی ہدایات کی پروا نہ کرے تو اس لیڈر کا قابل ہونا کام نہیں دے سکتا حضرت موسےٰ جیسے قابل لیڈر اپنی منزل مقصود پر اس لئے نہ پہنچ سکے۔ کہ ان کی قوم نے ان کے حکم پر عمل کرنے سے انکار کر دیا۔ یہ گاڑی دو پہیوں سے چلتی ہے۔ ایک تو لیڈر کا قابل ہونا اور دوسرے اس کی قوم کی وفاداری اور اطاعت سو جب ہم سلسلہ احمدیہ پر نظر ڈالتے ہیں تو دیکھتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ نے اپنے فضل سے ہمیں

ایسا لیڈر

دیا ہے۔ جس کی مثال دنیا بھر میں نہیں مل سکتی۔ کسی قوم کا کوئی مدبر ایسا نہیں۔ کہ وہ جس سکیم تدبیر اور سکیم سے کامیاب ہوا ہو۔ خدا کے فضل سے ہمارے امام نے اس تجویز و تدبیر کو پہلے ہی پیش نہ کر دیا ہو اور کوئی ایسی اعلےٰ سکیم جاری نہیں ہوتی۔ مگر ہمارے امام کے دماغ میں وہ پہلے ہی آ چکی ہوتی ہے۔ اور وہ اسے تیار بھی کر چکا ہوتا ہے۔

سو یہ

خدا کا فضل

ہے۔ کہ اس نے ہمیں قابل روشن دماغ امام عطا فرمایا ہے۔ اور یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ اللہ تعالےٰ چاہتا ہے۔ کہ یہ سلسلہ ترقی کرے۔ اسی لئے اس نے اس سلسلہ کو ایسا امام دیا ہے۔ اس قوم کی حالت نہایت قابل افسوس ہوگی۔ کہ جس کو اللہ تعالےٰ نے ایسا روشن دماغ اور اولوالعزم امام دیا۔ مگر وہ اس کی آواز پر متحد ہو کر لبیک نہ کہے اور اس کی ہدایات پر عمل پیرا نہ ہو۔ بہت سی قومیں ایسی ہوتی ہیں جو اپنی گری ہوئی حالت سے نکلنا اور ترقی کرنا چاہتی ہیں۔ مگر ان کو قابل لیڈر نہیں ملتا۔ جو ان کو کامیابی کے راستے پر چلائے۔ اور ان کی قوتوں سے کام لے۔ وہ اسی حسرت کو لئے کڑھتی رہتی ہیں۔ وہ روز بروز تنزل اور ادبار کے گڑھے میں نیچے اور نیچے گرتی جاتی ہیں۔ اور قابل لیڈر کے نہ ہونے کی وجہ سے وہ کچھ کر نہیں سکتیں۔ مگر خدا کے فضل سے ہمیں ایسا لیڈر حاصل ہے۔ کہ اس کی قابلیت کو دشمن بھی تسلیم کرتے ہیں۔ اور اس کی وجہ سے دوسری قومیں ہمیں رشک کی نظر سے دیکھتی ہیں۔

کس قدر رشک کا مقام ہے۔ کہ جب کہ دوسرے لوگ ہمارے امام کو ان کی کمال قابلیت کی وجہ سے رشک کی نگاہوں سے دیکھتے ہیں۔ مگر ہمیں اپنے امام کے مقابل میں کسی دوسری قوم کا ایسا لیڈر نظر نہیں آتا۔ جس کو ہم رشک کی نظر سے دیکھیں کیونکہ اگر کوئی خوبی کسی دوسری قوم کے لیڈر میں ہمیں نظر آتی ہے۔ تو وہی خوبی ہمیں اپنے امام کے وجود میں زیادہ نمایاں طور پر نظر آتی ہے۔ اور کوئی ایسی مفید اصلاح نہیں جو کسی قوم کا لیڈر اپنے ملک کے اندر جاری کر رہا ہو۔ جس کو ہمارے امام نے زیادہ مکمل شکل میں اپنی جماعت میں جاری نہ کر رکھا ہو۔

مثال کے طور پر

دیکھئے۔ کہ ہٹلر نے جنگ سے پہلے اپنی قوم کو یہ ہدایت دی تھی۔ کہ لوگ سادہ زندگی اختیار کریں۔ زیب وزینت سے پرہیز کریں اور قیمتی اشیاء سے احتراز کریں۔ مگر اس کے اس اعلان سے بھی پہلے ہمارے امام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ جماعت کو یہ حکم دے چکے تھے۔ اور اس کے متعلق ایسی تفصیلی ہدایات بھی فرما چکے تھے جو ہٹلر کے اعلان میں موجود نہیں۔ اسی طرح سامان جنگ کے لحاظ سے بھی ہمیں جرمن قوم پر فوقیت حاصل ہے۔ جرمن قوم نے خواہ کتنا ہی بھاری ذخیرہ سامان جنگ کا تیار کر رکھا ہو مگر پھر بھی وہ غیر متناہی نہیں۔ وہ آخر محدود ہے۔ اور اس کے ختم ہو جانے کا خطرہ ہے۔ جو جنگ ہمارے سامنے ہے۔ اس کے لئے ایک نہ ختم ہونے والا ذخیرہ ہمارے پاس موجود ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمارے لئے تیز اور کاری ہتھیاروں کا ایک ذخیرہ جمع کر دیا ہے جو کبھی ختم نہیں ہو سکتا۔ وہ ہتھیار ایسے تیز ہیں۔ کہ کوئی چیز ان کے سامنے ٹھہر نہیں سکتی۔ کوئی دشمن ان کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ وہ ایسے مضبوط ہیں کہ کوئی چیز ان کو توڑ نہیں سکتی۔ جرمن کے ہتھیاروں سے تو ممکن ہے کہ ان کے دشمن زیادہ زبردست ہتھیار تیار کر لیں۔ اور وہ ان ہتھیاروں کو توڑنے اور تباہ بھی کرتے ہیں۔ لیکن جو حربے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تیار کئے۔ کوئی دشمن ان کو توڑ نہیں سکتا۔ وہ دشمن کے ہتھیاروں کو پاش پاش کر دیتے ہیں۔ اور دشمن کی صفوں کو درہم برہم کر دیتے ہیں۔ پس ان ہتھیاروں کے مقابل میں دنیا کوئی ہتھیار پیش نہیں کر سکتی۔ اسی طرح

جماعت احمدیہ کی تنظیم

بھی اپنی نظیر آپ ہی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ نے ایسے طور پر احمدیہ جماعت کے افراد کو منظم کیا ہے۔ کہ کوئی اور مذہبی یا سیاسی جماعت ایسی منظم نظر نہیں آتی۔ جیسی کہ احمدیہ جماعت ہے۔ اور یہ ایک ایسا امر ہے۔ کہ اس کا دشمنوں کو بھی اقرار ہے۔ پھر امام جماعت احمدیہ نے ایک ایسی سکیم تیار کی ہے۔ جسمیں جماعت کے ہر فرد کے لئے کام تجویز کیا ہے۔ اور ہر ایک طبقہ کے لئے وہ کام تجویز کیا ہے۔ جو ان کے لئے بہتر سے بہتر ہو سکتا ہے۔ جماعت کا ایک فرد بھی ایسا نہیں جو بغیر کام کے رہ گیا ہو۔ آپ نے صرف نوجوانوں کے لئے ہی نہیں بلکہ بوڑھوں کے لئے بھی کام تجویز کیا۔ صرف تندرستوں کے لئے ہی نہیں بلکہ بیماروں کے لئے بھی۔ صرف تعلیم یافتہ طبقہ کے لئے ہی نہیں بلکہ ان پڑھوں کے لئے بھی۔ صرف تاجروں اور پیشہ وروں کے لئے ہی نہیں بلکہ ملازموں۔ وکیلوں اور زمینداروں کے لئے بھی۔ اور ایسا انتظام کیا ہے۔ کہ ہر ایک فرد اس جماعت کا اس روحانی جنگ میں مفید ترین حصہ لے سکتا ہے۔ غرض کام کا جو حصہ قوم کے لیڈر سے تعلق رکھتا ہے۔ وہ جماعت احمدیہ کے امام نے بہترین رنگ میں پورا کر دیا ہے۔ جب ہم کام کے اس حصہ پر نظر کرتے ہیں تو کسی شعبہ میں اس سے زیادہ بہتر انتظام کرنے کی گنجائش نظر نہیں آتی۔

جرمنی کے بوڑھوں بیماروں اور اپاہجوں کو تو ہٹلر بوجھ سمجھتا ہوگا۔ اور کئی دفعہ اس کے دل میں یہ خواہش پیدا ہوتی ہوگی۔ کہ ان کو گولی سے اڑا دیا جائے۔ تا جو روپیہ ان کو زندہ رکھنے پر خرچ ہو رہا ہے۔ وہ ایسے لوگوں کے کام آئے جنکا وجود جنگ کیلئے کارآمد ہے۔ مگر جماعت احمدیہ کے بوڑھوں بیماروں اور اپاہجوں کا وجود بیکار نہیں۔ بلکہ ان کے سپرد بھی ایک ایسی خدمت ہے جو درحقیقت تمام دوسرے کاموں سے افضل اور اعلےٰ ہے۔ اور وہ کامیابی کی چابی ہے۔ غرض جس رنگ میں امام جماعت احمدیہ نے ہر ایک فرد کے لئے مفید کام تجویز کر رکھے ہیں۔ ان کی مثال دوسری قوموں میں نظر نہیں آتی۔

اب کام کا وہ حصہ رہتا ہے جس کا تعلق جماعت سے ہے۔ وہ کام کیا ہے۔ وہ جماعت کے

امام کی کامل اطاعت اور فرمانبرداری

ہے۔ اور اسی اطاعت کے ساتھ ہر ایک قربانی کے لئے تیار رہنا۔ اطاعت صرف اس چیز کا نام نہیں کہ ہم مونہہ سے دعوے کریں۔ کہ ہم اپنے امام کے مطیع اور فرمانبردار ہیں۔ بلکہ اطاعت کا عملی نمونہ بھی پیش کریں۔ اور جو جو کام امام علیہ السلام نے جماعت کے مختلف طبقوں کے لئے تجویز کئے ہیں۔ ہر ایک طبقہ اور اس کا ہر ایک فرد احسن طور پر ان فرائض کو ادا کرے اور اپنے حصۂ کار کو نہایت مکمل طور پر سرانجام دے غرض اگر ہم کامیابی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تو ہمارے لئے ضروری ہے کہ اپنے امام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی پوری پوری اطاعت کریں۔ آپ کی ہدایات پر پورے طور سے عمل کریں۔ اور اس مبارک اور قیمتی وجود کی قدر کریں۔ کیونکہ جرمن قوم نے اسوقت تک جو فتح اور کامیابی حاصل کی ہے وہ اسی طرح ہے کہ انکے لیڈر نے جو پروگرام تیار کیا۔ جو سامان اور ہتھیار اعلےٰ سے اعلےٰ تیار کئے۔ وہ سب کے سب اس پر عمل کرتے اور ان سامانوں کو استعمال کرتے ہیں۔ اور اپنے لیڈر کے حکم پر بلکہ اشارے پر ہر چیز قربان کر دیتے ہیں۔ پس ہمیں بھی چاہیئے کہ ہمارے لئے جو سامان اور ہتھیار مہیا کئے گئے ہیں۔ یعنی جو ہدایات دلائل و براہین اور روحانی تیر و تفنگ اور سیف و سنان موجود ہیں ہم ان ہدایات پر عمل کریں۔ اور ان ہتھیاروں سے فائدہ اٹھائیں۔ ہمیں دعا کرنی چاہیئے۔ کہ جس طرح ہمارا امام قابل ترین اور بہترین لیڈر ہے۔ ایسا ہی قوم بھی بہترین ہو جاوے جو کام اسکے سپرد کیا گیا ہے اور جو ہدایات اسے دی گئیں ہیں۔ ان پر احسن طور پر عمل پیرا ہو۔ اللہ تعالےٰ ہمیں ایسا کرنے کی توفیق دے۔ ہماری کمزوریوں کو دور کرے۔ ہم میں اطاعت اور فرمانبرداری کا ہی مادہ ہو۔ اعتراض یا جرح کی عادت نہ ہو۔ اور اسی کو ہم کامیابی کا ذریعہ سمجھیں۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو اس کی توفیق دے۔ آمین ثم آمین۔ وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

215

مسئلہ نبوت اور جناب مولوی محمد علی صاحب

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے ۴ جولائی ۱۹۴۱ء کے خطبہ جمعہ میں مسئلہ کفر و اسلام کے متعلق بعض امور کا ذکر فرمایا تھا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک تصنیف "تجلیات الٰہیہ" کی بعض عبارتوں کو پیش کرتے ہوئے بتایا تھا۔ کہ ان میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کفر و اسلام کے مسئلہ کو کس طرح واضح طور پر حل فرمایا ہے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا:-

"چو دور خسروی آغاز کردند
مسلماں را مسلماں باز کردند

دور خسروی سے مراد اس عاجز کا عہد دعوت ہے۔ مگر اس جگہ دنیا کی بادشاہت مراد نہیں۔ بلکہ آسمانی بادشاہت مراد ہے جو مجھ کو دی گئی۔ خلاصہ معنی اس الہام کا یہ ہے کہ جب دور خسروی یعنے دور مسیحی جو خدا کے نزدیک آسمانی بادشاہت کہلاتی ہے ششم ہزار کے آخر میں شروع ہؤا۔ جیسا کہ خدا کے پاک نبیوں نے پیشگوئی کی تھی۔ تو اس کا یہ اثر ہؤا۔ کہ وہ جو صرف ظاہری مسلمان تھے۔ وہ حقیقی مسلمان بننے لگے۔ جیسا کہ اب تک چار لاکھ کے قریب بن چکے ہیں۔ اور میرے لئے یہ شکر کی جگہ ہے۔ کہ میرے ہاتھ پر چار لاکھ کے قریب لوگوں نے اپنے معاصی اور گناہوں اور شرک سے توبہ کی۔ اور ایک جماعت ہندوؤں اور انگریزوں کی بھی مشرف باسلام ہوئی"

(تجلیات الٰہیہ ص۳)

اس حوالہ سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے یہ استدلال فرمایا کہ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دو گروہوں کا ذکر فرمایا ہے۔ ایک گروہ ظاہری مسلمانوں کا ہے۔ اور دوسرا گروہ اُن حقیقی مسلمانوں کا ہے۔ جو آپ کے ہاتھ پر بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شامل ہو گئے ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس وقت ان کی تعداد چار لاکھ بیان فرمائی ہے۔ اب اس عبارت سے وضاحت کے ساتھ یہ بات ثابت ہوتی ہے۔ کہ اس زمانہ میں خدا تعالےٰ کے نزدیک حقیقی مسلمان وہی ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لاتے ہیں۔ دوسرے مسلمان جو بیعت میں شامل نہیں وہ ظاہری مسلمان ہیں۔ اور اس حقیقت کے ظاہر ہونے سے مسئلہ کفر و اسلام بھی حل ہو جاتا ہے۔

مولوی محمد علی صاحب کی پریشانی

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے اس خطبہ جمعہ کو پڑھ کر جناب مولوی محمد علی صاحب بہت پریشان ہوئے۔ اور انہوں نے اس کے جواب میں "مسئلہ کفر و اسلام اور جناب میاں محمود احمد صاحب" کے عنوان سے اخبار "پیغام صلح" میں ایک مضمون تحریر کیا ہے۔ جس میں انہوں نے حسب عادت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی ذات بابرکات کے متعلق سخت کلامی کرتے ہوئے لکھا ہے:-

(۱) "اس میں کچھ شک نہیں کہ مسجد میں منبر پر کھڑے ہو کر خطبہ میں محض دوسروں کی تذلیل اور تحقیر کے لئے اتنے بڑے جھوٹ پر اصرار کرنا۔ اور باوجود بتا دینے کے کہ یہ جھوٹ ہے۔ اسے دہراتے جانا اس کی مثال دنیا کی تاریخ میں مشکل سے ہی ملے گی"

(پیغام صلح ۱۸ اگست ۱۹۴۱ء ص۳)

(۲) "میاں صاحب (حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ) نے صرف اپنی مطلب براری کے لئے حضرت مسیح موعود (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی طرف وہ بات منسوب کی ہے۔ جو آپ نے نہیں کہی" (پیغام صلح ۱۸ اگست ص۴)

(۳) "جناب میاں صاحب ایک ہی جست میں عیسائیوں کی صف میں جا کھڑے ہوئے" (پیغام صلح ص۴)

جناب مولوی محمد علی صاحب کی یہ طرز تحریر جس قدر افسوسناک ہے۔ اس کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ مگر اس سے بھی زیادہ ستم یہ ہے کہ مولوی صاحب نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے بیان فرمودہ مضمون سے بعض عبارتیں قطع و برید کر کے پیش کی ہیں۔ اور پھر ان سے خود ہی ایک غلط نتیجہ پیدا کر کے اس کا جواب دینا شروع کر دیا ہے۔ مولوی صاحب کا ادّعا تو یہ ہے کہ "جناب میاں صاحب چونکہ مسئلہ کفر و اسلام میں عاجز آ چکے ہیں۔ اس لئے وہ ڈوبنے والے کی طرح ہر تنکے کا سہارا تلاش کرتے ہیں" (پیغام صلح ۱۸ اگست ص۴) مگر حقیقت کے لحاظ سے یہ کیفیت ان پر وارد نظر آتی ہے۔ تبھی تو وہ عبارتوں کو ان کے سیاق و سباق سے الگ کر کے اُن سے غلط نتیجہ نکالتے ہیں اور پھر اس کا جواب دینا شروع کر دیتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کا عقیدہ

چنانچہ اس بات کا ایک بیّن اور روشن ثبوت جو جناب مولوی صاحب نے اپنے اس مضمون میں بہم پہونچایا ہے۔ وہ یہ ہے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنے خطبہ جمعہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کے مسئلہ کا بھی ذکر کیا تھا اور مولوی محمد علی صاحب اور دیگر غیر مبایعین کے متعلق یہ فرمایا تھا:-

"ایک جماعت جو آج سے چالیس سال پہلے یا پینتیس سال پہلے تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں آپ کو خدا کا نبی۔ خدا کا مرسل اور دنیا کا نجات دہندہ قرار دیتی تھی۔ آج اس کی ساری زندگی ہی اس مسئلہ کے خلاف کوششوں میں صرف ہو رہی ہے" (اخبار الفضل ۱۳ جولائی ۱۹۴۱ء ص۳)

اس کے بعد اسی خطبہ میں آگے چل کر حضور نے فرمایا:-

"دنیا میں ایک مثال بھی ایسی نہیں ملتی کہ کسی نے اتنی شدت اور اتنی کثرت کے ساتھ نبی اور رسول کہنے کے بعد یہ کہہ دیا ہو کہ ہم نے کبھی ایسا کہا ہی نہیں۔ معمولی معمولی باتوں میں اختلاف ہونا اور بات ہے۔ مگر ایک ایسا شخص یا ایسے اشخاص جنہوں نے تالیف و تصنیف کا کام کیا ہو۔ اور جنہوں نے دس بیس مرتبہ نہیں بیسیوں مرتبہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا تعالےٰ کا نبی اور رسول لکھا ہو۔ اور ان کا یہ کہہ دینا کہ ہم آپ کو نبی نہیں کہتے رہے یہ ایسا عظیم الشان انقلاب ہے کہ دنیا کی تاریخ میں اپنی مثال آپ ہی ہے"

(الفضل ۱۳ جولائی ص۴)

ناظرین ان دونوں اقتباسات کو غور سے پڑھیں اور دیکھیں کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ان میں یہ ذکر فرمایا ہے کہ مولوی محمد علی صاحب اور دوسرے غیر مبایعین ایک لمبے عرصہ تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی مانتے رہے۔ اور اس کا اقرار کرتے رہے مگر بعد میں انہوں نے اس سے انکار کر کے اس کے خلاف کوششیں شروع کر دیں۔

مگر مولوی محمد علی صاحب نے کمال ہوشیاری کے ساتھ پہلے اقتباس کو نظر انداز کر دیا جو یہ تھا کہ غیر مبایعین کی جماعت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو آج سے چالیس سال پہلے "خدا کا نبی۔ خدا کا مرسل اور دنیا کا نجات دہندہ قرار دیتی تھی۔ آج اس کی ساری زندگی ہی اس مسئلہ کے خلاف کوششوں میں صرف ہو رہی ہے" اور دوسری عبارت کو جس میں یہ کہا گیا تھا کہ مولوی محمد علی صاحب اور ان کے ساتھی ایک لمبے عرصہ تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی کہتے رہے ہیں۔ اس میں "نبی کہنے" کے لفظ کی آڑ لے کر یہ لکھ دیا ہے کہ "ہم نے نہ صرف کبھی یہ نہیں کہا کہ ہم نے یہ لفظ استعمال ہی نہیں کیا۔ بلکہ سینکڑوں دفعہ لکھ چکے ہیں۔ کہ ہم نے بے شک لفظ نبی حضرت مسیح موعود کے لئے استعمال کیا ہے۔ مگر خود حضرت مسیح موعود کی اپنی تشریح کے مطابق" (پیغام صلح ۱۸ اگست ۱۹۴۱ء)

اب جناب مولوی صاحب خود ہی بتائیں کہ کیا انہوں نے محض سخت کلامی کرنے کے لئے یہ طریق اختیار نہیں فرمایا۔ کہ سوال تو یہ تھا کہ آپ اور آپ کے رفقاء نے ایک لمبے زمانہ تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو رسول اور نبی اور دنیا کا نجات دہندہ تسلیم کیا۔ ابتدا اپنی بیسیوں تحریروں میں آپ کی نبوت کا اقرار کیا ہے اور ایک عرصہ تک آپ کا یہ عقیدہ رہا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہندوستان کے مقدس نبی اور "پیغمبر آخر زمان" ہیں۔ مگر آپ نے اس عقیدہ کے اظہار کو محض لفظ نبی کا استعمال قرار دے لیا جسے آپ دوسرے معنی میں محدث ہونے سے تعبیر کرتے ہیں

شہد کے شفا بخش ہونے کے متعلق محققین کی تحقیق

آج سے ساڑھے تیرہ سو سال قبل جب
کہ دنیا ان علوم سے قطعی نا آشنا تھی جو اس
وقت دنیا میں رائج ہیں جب کوئی ایسے ذرائع
موجود نہ تھے جن سے کام لے کر کسی چیز کی
ماہیت اور خاصیت معلوم کی جا سکتی۔ ایک
ایسے علاقہ میں جس کے تمام باشندے
تہذیب و تمدن سے نا آشنا تھے علم و فن
سے بے بہرہ تھے۔ رسول کریم صلے اللہ
علیہ و آلہ وسلم مبعوث ہوئے اور آپ
نے جو انسانیت کے درجے سے بھی گرے
ہوئے ان لوگوں کو انسان اور پھر با خدا
انسان بنایا اور ان میں دنیا پر حکومت
کرنے کی قابلیت پیدا کی۔ دنیا میں نئے
علوم کے دریا بہا دیئے اور معمولی گفتگو
میں ایسے ایسے نکات بیان فرمائے جو
آج سالہا سال کی تحقیقاتوں کے بعد محققین
پر واضح ہو رہے ہیں۔ اور دنیا ان کی صداقت
کے آگے سر تسلیم خم کر رہی ہے۔

اس وقت مثال کے طور پر ایک بات
کا ذکر کیا جاتا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ
رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے شہد
کے متعلق خدا تعالے کا یہ الہام پیش
فرمایا کہ فیہ شفاء للناس (سورہ
نحل) یعنی شہد میں لوگوں کے لئے شفا
ہے۔ پھر اسی بنا پر آپ نے یہ فرمایا۔
الشفاء فی ثلاث فی شرطة محجم
او شربة عسل او کیة بنار (مشکوٰۃ
ابواب الطب) یعنی تین چیزوں میں انسانی
امراض کے لئے شفاء ہے سینگیاں
لگوانے میں دوسرے شہد پلانے میں
تیسرے آگ سے داغ دینے میں۔

اس زمانہ کے حالات کے ماتحت
سینگیاں لگوانا اور داغ دینا نہایت مجرب
سمجھا جاتا تھا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ
وسلم نے شہد کو بھی نہایت مفید اور فائدہ بخش قرار دیا اور
پھر اس کے صحت بخش ہونے کے متعلق آپ کو اس
درجہ وثوق تھا۔ کہ اصرار سے استعمال
کرنے کا ارشاد فرماتے حتیٰ کہ تیماردار
کے یہ کہنے پر کہ فائدہ کی بجائے نقصان
ہوا ہے اس کے استعمال پر زور دیتے

چنانچہ مشکوٰۃ میں آتا ہے کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص نے
آ کر عرض کیا۔ حضور میرے بھائی کو اسہال
کی شکایت ہے آپ نے فرمایا اسے شہد
پلاؤ۔ اس نے جا کر شہد پلا دیا۔ مگر دوبارہ
آ کر کہنے لگا حضور اسے تو بجائے فائدہ
کے اور زیادہ اسہال کی تکلیف ہو گئی ہے
آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے
فرمایا اور شہد پلاؤ وہ گیا اور اس نے پھر
شہد پلایا مگر اب کی دفعہ بھی چونکہ اسے
کوئی فائدہ محسوس نہ ہوا اس لئے دوسری بار
آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت
میں حاضر ہوا اور حالت بیان کی۔ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر اسے شہد
پلاؤ۔ وہ گیا اور اس نے تیسری مرتبہ شہد
پلایا مگر اب کے بھی اسے فائدہ محسوس نہ ہوا
اور چوتھی مرتبہ آ کر کہنے لگا حضور اسے تو ابھی
تک کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ اس پر رسول کریم
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا صدق
اللہ وکذب بطن اخیک یعنی اللہ
تعالیٰ کا یہ ارشاد کہ فیہ شفاء للناس
بالکل صحیح ہے اور تمہارے بھائی کا پیٹ
جھوٹا ہے جو یہ ظاہر کرتا ہے کہ اس پر اس
کا کوئی مفید اثر نہیں ہوا ہے جاؤ اسے اور
شہد پلاؤ چنانچہ اس نے پھر شہد پلایا۔
جس پر مریض کے اندر سے سدہ نکلا اور
اسے شفا حاصل ہوئی۔

اس سے ظاہر ہے کہ شہد کا بعض
امراض میں نہایت مفید اور صحت بخش ہونا
یقینی ہے اور یہ صحت انسانی کے لئے
نہایت مفید ہے۔ اسلام نے یہ بات اس
وقت پیش کی جب دنیا جہالت میں پڑی
ہوئی تھی۔ اور شہد کو ایک میٹھی چیز سے
زیادہ وقعت نہ دی جاتی تھی۔ یا معمولی
رنگ میں کسی موقع پر استعمال کر لیا جاتا
تھا۔ لیکن جوں جوں زمانہ ترقی کرتا
گیا۔ شہد کے فوائد دنیا پر ظاہر ہوتے
گئے اور آج بڑے زور اور وثوق کے
ساتھ اس کے مفید اور صحت بخش ہونے
کے متعلق تجربات پیش کئے جا رہے ہیں۔

جیسا کہ ذیل کے مضمون سے ظاہر ہے جو
بحوالہ اخبار شیر پنجاب لاہور ۱۱ اگست
۱۹۴۱ء پیش کیا جاتا ہے

شہد بچوں اور بوڑھوں نیز بیماری
سے کمزور لوگوں کے لئے بہت مفید و
مقوی غذا ہے۔ یہ جھٹ ہضم ہو جاتا ہے
زخمی معدے اور تمام آلات انہضام
پر کوئی بوجھ ڈالے بغیر حلق سے اترتے ہی
شہد ہضم ہو جاتا ہے اور جزو بدن
بن جاتا ہے۔

آدمی ہمیشہ طوالت عمری کا شائق رہا
ہے اور رہے گا۔ شہد کے استعمال کرنے
والوں پر جہاں بیماریاں کم حملہ کرتی ہیں وہاں
ان پر وقت کا اثر بھی دوسروں کی نسبت کم
ہوتا ہے۔ یعنی شہد استعمال کرنے والے
جلد بوڑھے نہیں ہوتے۔ چارلس ڈکنس
کا قول ہے کہ شہد دودھ اور پھل استعمال
کرنے والوں پر وقت کا اثر کم ہوتا ہے امریکہ
کے محکمہ زراعت نے لوگوں کی توجہ اس امر کی
طرف دلائی ہے کہ شہد میں بہترین قسم کی شکر
موجود ہے۔ جو جھٹ جزو بدن بن جاتی ہے
یونیورسٹی آف وزکونسن کے ڈیپارٹمنٹ
آف کیمسٹری کے پروفیسر ایچ۔ اے سکوٹ
بہت تجربات کے بعد شہد کی بے شمار
خوبیوں کے اس قدر مداح بن گئے ہیں کہ
وہ ہر جگہ اور ہر وقت شہد اپنے پاس
رکھتے ہیں۔ ان کے تجربات کا نچوڑ یہ ہے کہ
شہد بطور غذا نہایت مفید چیز ہے۔ کیونکہ
اس میں وہ مفید مادہ موجود ہے جس سے
خون رنگدار بنتا ہے۔ سرخ خون کی کمی اور
پانڈو روگ کے لئے شہد نہایت مفید
دوا ہے۔ سوئٹزرلینڈ میں کانٹن آف سینٹ
گیلن کے فریون فیلڈ ہوم میں کمزور اور
زرد رو دبلے پتلے مریل بچوں کا علاج ہی
شہد اور دودھ سے کیا جاتا ہے۔ بچوں
میں خون کی کمی اور قبض کے لئے شہد
بہت مفید ثابت ہوا ہے۔ ڈاکٹر مارٹن جانسن
(ریپن وزکونسن) کے پاس جو شہد کے
بڑے مداح ہیں۔ ایک ایسا بچہ لایا گیا جس
کے بدن پر لہو کے رنگ کا کہیں نشان بھی
نہیں تھا۔ وہ ایک بالکل سفید لاش تھا اور
اس کا وزن اس سے بھی کم تھا۔ جتنا کہ اس کی
پیدائش کے وقت تھا۔ ڈاکٹر جانسن نے

بچے کو دیکھ کر سر ہلایا اور اس کے والدین سے
کہا میں اس چھوٹی سی لاش میں جان کیسے
ڈال دوں۔ اس میں لہو یا تو ہے ہی نہیں یا
اس کا رنگ اڑ چکا ہے۔ مگر والدین کے
اصرار اور منت و سماجت پر ڈاکٹر نے
اگرچہ وہ بالکل مایوس تھا۔ بچے کو دودھ
میں شہد ملا کے پلانا شروع کیا۔ ایک
ہفتہ میں شہد کے اثر سے بچے کی حالت
میں حیرت انگیز تبدیلی واقع ہو گئی پہلے وہ
روتا تھا تو کمزوری کے باعث اس کی آواز
سنائی نہ دیتی تھی۔ مگر ایک ہفتہ کے بعد اس
کے رونے میں شیر کی سی غراہٹ پیدا ہو گئی
اس کے بدن کا رنگ سرخ ہونا شروع ہو گیا
اور بیس دن تک وہ تندرست ہو گیا۔ ایسے
بچوں اور کمزوروں کے لئے ڈاکٹر جانسن کا
فارمولا یہ ہے۔ ابلا ہوا دودھ ایک حصہ
ابلا ہوا پانی ایک حصہ اور اس میں سات
فیصدی حصہ شہد ملا دیا جائے۔

کارلس باد (زیکوسلاویکیہ) کے ڈاکٹر
ارنولڈ لورینڈ (جو وہاں کے مشہور ماہر
طب ہیں) کمزور دل والے لوگوں کے لئے
شہد تجویز کرتے ہیں۔ چونکہ دل کی کمزوری
(عموماً) ذیابیطس سے پیدا ہوتی ہے اور ذیابیطس
کے مریض کو شکر ہضم نہیں ہو سکتی۔ اس لئے
شہد مفید ہے جو لوگ اعصاب کی کمزوری سے
تھک جاتے ہوں یا کام کر کے تھک جاتے ہیں
انہیں تھکاوٹ کے وقت شہد اچھی مقدار
میں دینا چاہیئے۔ اس سے جسم کی تھکان دور
ہو جاتی ہے "شہے فیور" یعنی گھاس کے بخار
میں شہد بہت مفید ثابت ہوا ہے۔ ڈاکٹر
جارج میکگرو کا ایک آرٹیکل "ہارپر سر جنز"
میں چھپا جس میں انہوں نے لکھا کہ ۱۹۳۶ء میں
ہے فیور کے ۳۳ مریضوں کو اسی علاقہ کا
شہد دیا گیا اور وہ شفایاب ہوئے۔

شہد جلد کی صحت کے لئے بھی بہت مفید ہے
مسٹر پرنگلسن کی بہت سی کریمیں اور لوشن ایسی
بنتے ہیں۔ جن سے جلد جوان، تازہ اور خوبصورت
رہتی ہے۔ دماغی تکان، خستگی اور جسم کی تکان کے
لئے شہد کے پایہ کی کوئی چیز دریافت نہیں
ہوئی۔ اس مضمون سے جو اعلےٰ پایہ کے ماہرین
طب کے تجارب پر مبنی ہے ظاہر ہے کہ
شہد کئی ایک بیماریوں میں نہایت ہی مفید اور
زود اثر ثابت ہو چکا ہے۔ اور اس طرح
وہ صداقت جس کا اظہار قرآن کریم میں فیہ شفاء للناس کہہ کر کیا گیا تھا۔ غیر مسلم دنیا کی جد و جہد کے نتیجہ میں پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے۔ خاکسار: شمس الدین جالندھری۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

216

وصیتیں

نوٹ :۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کر دے۔ سکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۵۹۲۰ :۔ منکہ سلامت بی بی زوجہ عبداللہ قوم ارائیں عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی سکنہ سنور ریاست پٹیالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶ ۷/۴۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں :۔ میری غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں۔ مہر میں اپنے خاوند کو مدت ہوئی معاف کر چکی ہوں۔ اس وقت میری منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ جس کا ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں۔ ڈنڈیاں و کوکہ طلائی وزنی ۱½ تولہ قیمتی قریباً ۶۰ روپے چوڑیاں چاندی ۴ عدد آرسی یک عدد نقری قیمتی ۷ روپے نونگے نقری ۱۱ روپے مشین سلائی پرانی ۲۵ روپے کل ۱۰۳ روپیہ نیز وعدہ کرتی ہوں۔ کہ جو کچھ سلائی سے مجھے آمدنی ہوگی۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ ماہوار ادا کرتی رہوں گی۔ ان شاء اللہ۔ مکرر آنکہ میری وفات پر اگر کوئی جائیداد اس کے علاوہ پائی جاوے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ نیز میں کوشش کروں گی۔ کہ اپنی زندگی میں ۱۰ روپے ادا کر دوں۔ العبد :۔ سلامت بیگم بقلم خود۔ گواہ شد :۔ عبداللہ خاوند موصیہ۔ گواہ شد :۔ محمد تقی سکرٹری انجمن احمدیہ سنور

نمبر ۵۹۳۰ :۔ منکہ عبدالباسط ملک ولد ڈاکٹر عبدالغنی مرحوم قوم اعوان پیشہ ملازمت عمر ۲۹ سال پیدائشی احمدی سکنہ مزنگ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶ ۷/۴۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد غیر منقولہ اس وقت علیحدہ کوئی نہیں ہے۔ بلکہ پانچ بھائیوں کی مشترکہ ہے۔ ایک مکان پختہ واقعہ شہر جہلم نیا محلہ (۲) اراضی سفید سکونتی تعدادی ۱۸ مرلہ اسلامیہ پارک مزنگ لاہور (۳) قریباً پندرہ مرلہ زمین سفید سکونتی واقعہ شہر ڈیرہ غازی خان جس کی قیمت ہم پانچ بھائیوں نے بروئے فیصلہ قیمت جائیداد -/۳۷۵۰ لگائی ہے۔ اور اس میں میرا حصہ بروئے فیصلہ -/۷۵۰ روپے کا ہوتا ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میرا گذارہ اس جائیداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت مبلغ ۲۰۰ روپے ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور چندہ حصہ آمد وصیت مبلغ ۲۰ روپے ماہوار ان شاء اللہ ماہ بماہ ادا کرتا رہونگا۔ تنخواہ یا آمد کی کمی بیشی پر بھی اطلاع ان شاء اللہ دیتا رہونگا۔ لہٰذا چند حروف بطور وصیت نامہ لکھ دیئے۔ گر قبول افتد زہے عز و شرف العبد :۔ عبدالباسط ملک گواہ شد :۔ غلام میراں پنشنر۔ گواہ شد :۔ محمد شفیع ۷۰ ٹمپل روڈ لاہور

نمبر ۵۹۱۵ :۔ منکہ سید حسام الدین احمد ولد حضرت مولوی اکرام الدین صاحب مرحوم قوم سید پیشہ ملازمت عمر تقریباً ۵۱ سال تاریخ بیعت ۱۸۹۹ء۔ ساکن کوسمبی ڈاکخانہ سونگھڑہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶ ار وفا ۱۳۲۰ ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں اس وقت ٹاٹا کمپنی جمشید پور میں ماہوار ۱۰۸ روپے مشاہرہ پر کام کر رہا ہوں۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ ان شاء اللہ ادا کرتا رہوں گا۔ نیز اس آمدنی کے علاوہ مجھے جائداد اراضی سے بھی کچھ آمدنی سالانہ ہوتی ہے۔ جو ہر سال گھٹتی اور بڑھتی رہتی ہے۔ یہ جائیداد میرے بھائیوں کے ساتھ مشترکہ ہے۔ اس آمدنی کا بھی ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے بعد جس قدر جائیداد میرے حصہ کی ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ نوٹ :۔ جائیداد اراضی جو میرے اور تین بھائیوں کے ساتھ مشترکہ ہے۔ اس کی پیمائش تقریباً دس مانی (یعنی اوسط) ہے۔ علاوہ اس کے دو مکان خام ہیں۔ اس ساری جائیداد کی قیمت تخمیناً تین ہزار دو سو روپے ہے۔ ۵۹۱۵

۵۹۱۵ اور میرا چوتھا حصہ اس جائیداد میں ہے۔ جس کی قیمت تخمیناً آٹھ سو روپیہ ہے۔ اس رقم آٹھ سو روپیہ کے دسویں حصہ میں سے جس قدر صدر انجمن احمدیہ قادیان کے خزانہ میں داخل کر کے رسید حاصل کروں۔ وہ رقم میرے حصہ وصیت میں سے منہا کر دی جائے گی۔ العبد :۔ سید حسام الدین بقلم خود اہل فورٹانس روڈ

وی پی وصول کر لئے جائیں!!

گذشتہ اعلانات کے مطابق ان احباب کی خدمت میں جن کا چندہ ”الفضل“ ۲۰ر اگست ۱۹۴۱ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے وی۔پی ارسال کر دیئے گئے۔ جن احباب کی طرف سے چندہ ۱۱ر اگست تک وصول ہو چکا ہے۔ یا اس تاریخ تک ادائیگی کے متعلق اطلاع آ چکی ہے۔ انکے وی۔پی روک لئے گئے ہیں۔ باقی تمام احباب سے گذارش ہے۔ کہ وہ وی۔پی وصول فرمائیں۔ احباب کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اس صورت میں جبکہ نہ بروقت چندہ ادا کیا جائے اور نہ ادائیگی کے متعلق اطلاع دی جائے۔ وی۔پی واپس کر دینا نہایت نامناسب امر ہے جس سے احباب کو حتی الامکان پرہیز کرنا چاہیئے۔ ”مینجر“

مجرّب اور خالص ادویہ

اگر آپ کو مجرب اور خالص ادویہ کی ضرورت ہے۔ تو آپ ہمارے دواخانہ سے طلب کریں۔ آپ کو ہر قسم کی ادویہ مہیا کر کے دینگے۔ اس کے علاوہ ہمارے دواخانہ میں بعض خاص نسخے بھی تیار ہوتے ہیں جن میں سے بعض یہ ہیں :۔

سرمہ ممیرا خاص یہ سرمہ ایک پرانے اور مجرب نسخہ کے مطابق تیار کیا گیا ہے اور پرانی آشوب چشم خصوصاً جو نزلہ یا دماغی یا اعصابی کمزوریوں کی وجہ سے ہو۔ اسی طرح نظر کی کمزوری اور دھند کے لئے بہت ہی مفید ثابت ہوا ہے۔ پرانے کگروں اور آنکھ کی سرخی کے لئے مفید ہے۔ قیمت فی تولہ ۲ روپے ۶ ماشہ ۱۲ آنے ۳ ماشہ ۱۰ آنے

سرمہ اکسیر چشم یہ سرمہ آنکھوں کی سب بیماریوں کے لئے مفید ہے خصوصاً نئے اور پرانے کگروں کیلئے بہت ہی مفید ہے۔ نیز ناخونہ وغیرہ امراض کیلئے مجرب ہے۔ قیمت فی تولہ ۱ روپیہ ۸ آنے۔ ۶ ماشہ ۱۲ آنے۔ ۳ ماشہ ۶ آنے

ان کے مفید ہونے کے متعلق ذیل کا سرٹیفکیٹ ملاحظہ فرمائیں۔

جناب ڈاکٹر عبدالعزیز صاحب ایم۔بی۔ایچ آنرز لاہور سے تحریر فرماتے ہیں کہ میں نے آپ کا تیار کردہ سرمہ ممیرا خاص اور اکسیر چشم اپنے دو مریضوں پر استعمال کیا۔ اور توقع سے بڑھ کر تسلی بخش پایا۔ مجھے اس امر کا یقین ہو چکا تھا۔ کہ دیسی ادویات کی تیاری میں ناقص اور غیر مکمل اجزاء استعمال کرنے کی مرض سرعت پذیر ہے لیکن دواخانہ خدمت خلق قادیان کی تیار کردہ مندرجہ بالا ادویات سے یہ شک رفع ہو گیا ہے۔ دواخانہ خدمت خلق نے ضعف بصارت آشوب چشم۔ دھند جالا اور دیگر امراض چشم کے مریضوں کیلئے یہ ادویات تیار کر کے میرے نزدیک صحیح اور حقیقی معنوں میں خدمت خلق کی ہے۔ اور آنکھوں کی بیماریوں کو رفع کرنے میں ہم طبیبوں کیلئے مشعل ہدایت پیش کی ہے۔

ملنے کا پتہ :۔ مینجر دواخانہ خدمت خلق قادیان (پنجاب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۲۱ اگست روس اور برطانیہ نے ایران میں بہت زیادہ جرمنوں کی موجودگی کے متعلق ایران گورنمنٹ کو جو یادداشت بھیجی تھی۔ ایران نے ابھی تک اس کا کوئی جواب نہیں دیا۔ مگر ایرانی حکام کے بیانات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جواب کوئی زیادہ خوشگوار نہ ہوگا یہ بھی کہا جاتا ہے کہ انقرہ کا جرمن سفیر ہر فان پاپن ایران جا پہنچا ہے۔ تازہ اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ ایران کا رجحان جرمنی اور اٹلی کی طرف ہے۔ شاہ ایران نے ایک تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ایران کی فوجیں تیار ہیں۔ اور کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہ کریں۔ اب سے فوجوں کو سالانہ تعطیلات نہ دی جائیں گی۔

لنڈن ۲۱ اگست بنکاک ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ گو کوئی وجہ تو پیش نہیں۔ مگر سیام پر حملہ ہو سکتا ہے اس لئے عوام کو ہوائی حملوں سے بچاؤ کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔

ٹوکیو ۲۱ اگست جاپان کے فوجی ترجمان اخبار نے لکھا ہے۔ کہ امریکہ سے روس کو جو سامان جا رہا ہے۔ اس پر ہم خاموش نہیں رہ سکتے۔ چرچل روزویلٹ ملاقات خطرناک ہے۔ ہمارا پیمانہ صبر لبریز ہو چکا ہے۔

لنڈن ۲۱ اگست انقرہ کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ روسی تیزی سے لینن گراڈ خالی کر رہے ہیں۔ شہریوں کو کوہ یورال کے محفوظ علاقوں میں پہنچایا جا رہا ہے تمام مفید چیزیں تباہ کی جا رہی ہیں۔

لنڈن ۲۱ اگست جنوبی بلغاریہ میں پھر جرمن فوجوں کی نقل و حرکت شروع ہو گئی ہے۔ تازہ دم جرمن فوج بھی وہاں پہنچ رہی ہے۔ جو جدید قسم کے آلات سے مسلح ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ترکی پر حملہ کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔

لنڈن ۲۱ اگست چرچل روزویلٹ ملاقات پر برلین کے سرکاری حلقوں کے تبصرہ کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ جمہوری سلطنتوں نے آخر یہی کچھ کیا۔ جس کا اندیشہ تھا

سان فرانسسکو ۲۱ اگست جاپانی

لاکھ گیلن پٹرول امریکن ٹینکروں کے ذریعہ روس جا رہا ہے۔

لنڈن ۲۲ اگست لارڈ ہیلی فیکس آج یہاں پہنچ گئے ہیں۔ اس سال شروع میں آپ کو امریکہ میں سفیر مقرر کیا گیا تھا ایک ماہ ٹھیریں گے۔ اور اس اثناء میں جنگی کیبنٹ کے جلسوں میں شریک ہوتے رہیں گے۔ جس کے آپ تاحال ممبر ہیں۔

ماسکو ۲۲ اگست۔ روسی اعلان میں بتایا گیا ہے کہ سارے محاذ پر رات کو گھمسان کی لڑائی ہوتی رہی۔ گوندل کا علاقہ خالی کر دیا گیا ہے۔ لینن گراڈ کی طرف جرمن پیش قدمی ناکام رہی ہے۔ اور ودہ گنگ۔ السیس سے جو ستر میل جنوب مغرب کو ہے آگے نہیں بڑھ سکے۔ یوکرین کے متعلق صحیح خبریں نہیں آ رہیں۔ جرمنوں کو تسلی دینے کے لئے نازی حکام روسیوں کے نقصانات بڑے مبالغہ کے ساتھ پیش کر رہے ہیں چنانچہ کہا گیا ہے۔ کہ اب تک پچاس لاکھ روسی بیکار کئے جا چکے ہیں۔ روسیوں کا بیان ہے کہ لڑائی کے پہلے دو ماہ میں بیس لاکھ جرمن ہلاک یا مجروح ہوئے

لنڈن ۲۲ اگست رومانیہ کی نیشنل لیبر پارٹی کے لیڈر ڈاکٹر مانیو نے جنرل انٹانسکو کو لکھا تھا۔ کہ بسر بیا اور بکو دینا چونکہ واپس لئے جا چکے ہیں۔ اس لئے روس کے ساتھ جنگ بند کر دی جائے جنرل موصوف نے یہ جواب دیا ہے۔ کہ دریائے نیپر تک رومانوی آباد ہیں ہمیں ان کو بھی آزاد کرانا ہے۔ ڈاکٹر مانیو کے کئی ساتھی گرفتار کر لئے گئے ہیں۔

لنڈن ۲۲ اگست برطانیہ پر کل رات دشمن کے ہوائی جہازوں نے پرواز کی۔ مگر کوئی بم نہیں گرایا۔ آج صبح ایک بمبار نے کنارے کو پار کرنے کی کوشش کی۔ مگر اسے گرا دیا

ٹوکیو ۲۲ اگست سرکاری نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ چنگکنگ گورنمنٹ نے برما روڈ کی حفاظت کے لئے فوج

کے مزید دو ڈویژن بھیج دیئے ہیں۔ گذشتہ ماہ امریکہ سے اس رستہ پہلے کی نسبت دوگنا سامان چین پہنچا ہے۔

سنگاپور ۲۲ اگست مہاراجہ صاحب پٹیالہ آج یہاں آئے ہندوستان روانہ ہو گئے۔

لاہور ۲۲ اگست پنجاب نے برطانیہ کے ہوائی بیڑے کو شکاری جہازوں کا ایک اور دستہ دیا ہے جس میں بیس جہاز ہونگے۔ جن کے نام صوبہ کے مختلف اضلاع کے ناموں پر رکھے جائیں گے۔ پہلا دستہ مئی میں دیا گیا تھا۔

انقرہ ۲۲ اگست یوکرائن کی روسی فوج کا بہت بڑا حصہ سلامتی سے دریائے نیپر کے اس پار پہنچ گیا ہے۔ آج کے روسی اعلان میں یوکرائن کے کسی علاقہ میں لڑائی کا ذکر نہیں کیا گیا۔ البتہ غیر سرکاری ذرائع سے معلوم ہوتا ہے کہ یوکرائن کے مغرب اور راڈیسہ میں گھمسان کی جنگ ہو رہی ہے

لنڈن ۲۲ اگست برطانیہ کا جو فوجی مشن ماسکو میں ہے اس کے لیڈر نے سمولنسک کا علاقہ دیکھا اور روسی فوجوں کے حوصلہ اور ہمت کی بہت تعریف کی

لنڈن ۲۲ اگست برلن میں جرمن افسروں نے اب یہ کہنا شروع کر دیا ہے کہ روس کی مہم شاید جاڑوں تک بھی ختم نہیں ہوگی۔ جرمنی نے روس کے کچھ علاقوں پر قبضہ ضرور کر لیا ہے۔ مگر جرمنوں کو ان علاقوں سے کھانے پینے کا کوئی سامان میسر نہیں آیا۔

واشنگٹن ۲۲ اگست روس نے یونائیٹڈ سٹیٹس امریکہ کو دو کروڑ روپیہ سے زیادہ مالیت کے جنگی سامان کا آرڈر دیا ہے۔

ٹوکیو ۲۲ اگست کل بلغاریہ کی کیبنٹ کا جلسہ پانچ گھنٹہ تک ہوتا رہا۔ گذشتہ دو دن بھی جلسے ہو چکے ہیں۔

چنگکنگ ۲۲ اگست چین کی گورنمنٹ نے مسٹر چرچل اور مسٹر روزویلٹ کے

مشترکہ بیان کو بہت سراہا ہے اور کہا ہے کہ چین کے سامنے بھی وہی مقاصد ہیں جو اس مشترکہ اعلان میں بیان ہوئے ہیں۔

بمبئی ۲۲ اگست اتوار کو بمبئی میں آل انڈیا مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کا جلسہ ہوگا نواب صاحب ممدوٹ اور سر سکندر حیات خان آج صبح بمبئی پہنچ گئے۔ مسٹر فضل الحق وزیر اعظم بنگال اس جلسہ میں شامل نہیں ہونگے جلسہ میں ملک کی سیاسی اور فرقہ وار صورت حال پر غور کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ ورکنگ کمیٹی کے ان ممبران کے خلاف تعزیری کارروائی کرنے پر غور کیا جائیگا۔ جو نیشنل ڈیفنس کونسل کے ممبر بنے ہیں۔ نواب صاحب ممدوٹ کل مسٹر جناح سے ملیں گے اور ان پر زور دیں گے کہ جو وزراء ڈیفنس کونسل میں شامل ہوئے ہیں۔ ان کی کارروائی مسلم لیگ کے آئین کے خلاف نہیں۔ دوسرے مسلمان لیڈر بھی زور دے رہے ہیں کہ ورکنگ کمیٹی اس امر کا فیصلہ کرتے وقت جلد بازی سے کام نہ لے۔

شملہ ۲۲ اگست اس وقت ہندوستان میں فوجوں کے لئے جو سامان تیار ہو رہا ہے وہ بیس ہزار سے زیادہ قسموں کا ہے آئندہ جن نئی چیزوں کی ضرورت پیدا ہوگی۔ انہیں بھی ہندوستان کے کارخانوں میں ہی تیار کیا جا سکے گا۔

مدراس ۲۲ اگست گورنر مدراس آج دورہ کے بعد واپس پہنچ گئے۔ آخری چار روزوں میں انہیں لوگوں کی طرف سے جنگی ضروریات کے لئے بہت سی تھیلیاں ملیں جن کی مجموعی رقم چار لاکھ سے زیادہ ہے۔

لاہور ۲۲ اگست پنجاب کی طرف سے جو دوسرا ہوائی دستہ تیار ہوگا اس کے تین ہوائی جہازوں کا نام پنجاب پولیس کے نام پر رکھا جائے گا۔ اس وقت تک پنجاب پولیس چھ ہوائی جہاز دے چکی ہے

واشنگٹن ۲۲ اگست مسٹر روزویلٹ نے ایک بیان میں کہا کہ دنیا میں اس وقت جو کچھ ہو رہا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ غیر جانبدار رہنے میں کامیابی نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ امریکہ نے [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی